بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۳ نبوت ۱۳۴۵ھش ۹ شعبان ۱۳۸۶ھ ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۷۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا پر بدظنّی حقیقت میں بہت ہی بڑا گناہ ہے

باقی جس قدر گناہ ہیں وہ خدا پر بدظنّی سے ہی پیدا ہوتے ہیں

"اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جب گنہگار لوگ جہنم میں ڈالے جاویں گے تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ تمہارا ایک ہی گناہ بہت بڑا ہے کہ تم نے خدا پر بدظنّی کی۔ اگر بدظنّی نہ کرتے تو کامل مومن بن کر آتے۔ حقیقت میں بہت بڑا گناہ ہے جو انسان اللہ تعالےٰ پر بدظن ہو جاوے۔ باقی جس قدر گناہ ہیں وہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کو حقیقی رازق یقین کرے تو پھر چوری، بددیانتی اور فریب سے لوگوں کا مال کیوں مارے؟ افسوس نادان انسان سمجھتا ہے۔ ایک جہان میٹھا اگلا کس نے ڈٹھا۔ یہ بھی خدا تعالےٰ پر بدظنّی ہے۔ اگر اسے صادق یقین کرتے تو یہ نہ کہتے بلکہ یہ کہتے کہ ؏

دنیا روزے چند آخر با خداوند

دنیا کو چند روز یقین کر کے اس کی عمارتوں اور آسائشوں اور ہر قسم کی دولتوں سے دل نہ لگاتے بلکہ ہر وقت موت کے فکر میں لرزاں ترساں رہ کر عاقبت کا خیال کرتے اور اس کا بندوبست کرتے کہ آخر مر کر اللہ تعالےٰ کے حضور جانا ہے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ عام طور پر ایک غفلت چھائی ہوئی ہے اور لوگ اس طرح پر مصروف اور دلدادۂ دنیا ہیں۔ گویا انہوں نے کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں اور موت کوئی چیز ہی نہیں، یا کم از کم اس کا اثر ان پر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ یہ بدخیالی، یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوتی ہے؟ اس کی وجہ بھی یہی خدا تعالےٰ پر بدظنّی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہو گا تو ضرور وہاں اپنا مال لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہلِ حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کر لے کہ خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۹، ۳۸۰)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۲۲ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز محمد آباد سے کراچی تشریف لے گئے ہیں اور آجکل وہیں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ علمی اجلاس مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء کو منظور فرمایا ہے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل مقررین تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پیشگوئی درباره غلبۂ اسلام (۲) مکرم سید میر محمود احمد صاحب ایم۔ اے پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام (۳) مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل پیشگوئی درباره ڈوئی۔

ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

— اراکین مجلس انصار اللہ سے یہ امر مخفی نہیں کہ مجلس کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس سال کے چندہ جات کی جملہ رقوم اس تاریخ سے پہلے مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔

اس بات کا بھی جائزہ لے لیں کہ آپ کی مجلس کا کوئی رکن بقایا دار نہ رہے۔ چندہ اشاعت لٹریچر۔ سالانہ اجتماع اور تعمیر کی وصولی بھی بہت ضروری ہے

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— ربوہ ۲۲ نومبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پیچش کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ نیز اپریشن کے بعد عام کمزوری میں بھی بہت آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ بحالیٔ صحت کی رفتار بہت کم ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو شروع سے ہی اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں

قوموں کی زندگی آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت پر مبنی ہوتی ہے

ہمارے تمام کام تربیت سے وابستہ ہیں۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کی طرف خاص توجہ دے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قومی زندگی

اس کی آئندہ نسلوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اگر ان کی آئندہ نسلیں ٹھیک ہوں تو وہ زندہ رہتی ہیں۔ اور ان کی آئندہ نسلیں کمزور ہو جائیں تو وہ مر جاتی ہیں۔ ابتدائے زمانہ میں جو لوگ سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے اندر خاص جوش ہوتا ہے۔ ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں اور مخالفتیں ان کے جوش کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔ لیکن جو بچے بعد میں پیدا ہوتے ہیں، انہوں نے سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول نہیں کیا ہوتا۔ انہیں

ایمان ورثہ کے طور پر

ملتا ہے۔ بوجہ اس کے کہ ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار صداقت کے قبول کرنے والے ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو مذہب میں نیا داخل ہونے والا نہیں سمجھتے وہ اپنے آپ کو ورثہ کے طور پر اس مذہب کو قبول کرنے والا سمجھتے ہیں۔ ان کی مخالفتیں کم ہوتی ہیں۔ ان کو بچانے والے ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہوتے ہیں، جو صداقت کو پہلے قبول کر چکے ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ براہ راست صداقت کو قبول کرتے ہیں، ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ انہیں تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ ان تکلیفوں کی وجہ سے دو میں سے ایک بات ضرور ہوتی ہے۔ یا تو وہ مخالفتوں سے گھبرا کر پھر جاتے ہیں، اور اگر وہ اس صداقت پر قائم رہتے ہیں تو مخالفتوں کی وجہ سے ایسے ہو جاتے ہیں جیسے بھٹی میں سے سونا نکالا جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کا مثیل پیدا کرنا محنت چاہتا ہے، جو کام آباء نے خود کیا ہوتا ہے، وہ دوسرے لوگوں کو کرنا پڑتا ہے۔ اور صاف بات ہے کہ جس چیز کی رغبت آپ ہوتی ہے۔ اور بڑا استاد پڑھاتا ہے، ان میں

زمین و آسمان کا فرق

ہوتا ہے۔ جس آسانی سے بچے زبان سیکھتے ہیں، اس آسانی سے وہ کوئی دوسری چیز نہیں سیکھ سکتے۔ چنانچہ وہ جونہی ہوش سنبھالتے ہیں۔ دوسروں کو دیکھ کر غوں غاں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے چاروں طرف جو لوگ ہوتے ہیں وہ منہ سے بعض خاص الفاظ نکال کر ان کے خاص معنے لیتے ہیں۔ اس لئے بچہ بھی شوق سے وہ الفاظ بولنے لگ جاتا ہے۔ لیکن وہی بچہ جب سکول میں جاتا ہے اور کوئی دوسری زبان سیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے استاد کام بہت دیتے ہیں۔

وہ زچ ہو جاتا ہے اور پڑھائی سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اگر کوئی عرب ہے تو اس سے پوچھو کہ کیا اسے عربی سیکھنے میں کوئی مشکل پیش آئی ہے، یا انگریز ہے تو کیا انگریزی زبان سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آئی۔ اگر وہ پنجابی ہے تو کیا پنجابی سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آئی ہے۔ وہ یہی بتلائے گا کہ اپنی زبان سیکھنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی بلکہ آپ ہی آپ آئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے، کہ اسے

زبان سیکھنے کا شوق تھا

اسی طرح جو شخص کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے اس کی مثال ایک بچہ کی سی ہوتی ہے۔ اور جو اس وجہ سے کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے کہ اسکے ماں باپ اس مذہب کے پابند تھے۔ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ جیسے کوئی سکول میں پڑھتا ہے، سکول میں کئی طالب علم فیل ہو جاتے ہیں، مگر کیا کبھی کسی نے کوئی ایسا بچہ بھی دیکھا ہے۔ جو اپنی زبان سیکھنے میں فیل ہوا ہو۔ اس کے دماغ میں نقص بھی ہو، تب بھی وہ زبان سیکھ جاتا ہے۔ اپنی زبان سیکھنے والے بچے سو فیصدی پاس ہو جاتے ہیں۔ لیکن سکول اور کالج والے خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۳۳ فیصدی طالب علم پاس ہو گئے۔ سکول کا نتیجہ ذرا اچھا آیا تو وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۸۰ فیصدی طالب علم پاس ہو گئے۔ یا ان کا نتیجہ ۸۵ فیصدی یا ۹۰ فیصدی رہا۔ اور ۹۴-۹۵ فیصدی نتیجہ ہو تو ایک شور مچ جاتا ہے۔ لیکن ایک جاہل ماں باپ کے پانچوں کے پانچوں بچے پاس ہو جاتے ہیں، ان میں سے

ہر ایک زبان سیکھ جاتا ہے

ان میں سے ہر ایک اپنے ماں باپ کا تمدن سیکھ جاتا ہے، حالانکہ وہ بھی ایک مدرسہ ہے۔ لیکن یہاں چونکہ ان کا اپنا انٹرسٹ اور دلچسپی تھی۔ اس لئے انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ ایک عرب کو انگریزی یا اردو سیکھنے میں یا ایک انگریز کو اردو یا عربی سیکھنے میں اتنی ہی دقت پیش آتی ہے، جتنی دقت ایک پنجابی کو انگریزی یا عربی سیکھنے میں آتی ہے۔ لیکن ہمسایہ کا ایک جاہل سے جاہل بچہ اس طرح اپنی زبان سیکھ جاتا ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ اسی طرح ایک عرب عربی سیکھ لیتا ہے۔ اور انگریز انگریزی سیکھ لیتا ہے۔ لیکن جب کوئی انگریز یا عرب پنجابی سیکھنا چاہیں تو انہیں وہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ جو ہمیں عربی یا انگریزی سیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے، اور وہ دلچسپی اور عدم دلچسپی ہے۔ وہاں چونکہ

دلچسپی اور شوق

ہوتا ہے کہ ارد گرد کے لوگ ایک خاص قسم کے الفاظ بول رہے ہیں۔ مَیں بھی یہ الفاظ سیکھ جاؤں۔ اس لئے وہ آسانی سے سیکھ جاتا ہے لیکن سکول میں وہ سمجھتا ہے کہ کوئی دوسرا آدمی اپنی مرضی کے مطابق اسے کچھ سکھانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر کوئی ہوشیار طالب علم ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ استاد کی مرضی کے مطابق چلنے میں اس کا اپنا فائدہ ہے تو وہ ہوشیاری سے وہ چیز سیکھ لیتا ہے جو اس کا استاد اسے سکھانا چاہتا ہے لیکن اگر کوئی طالبعلم ہوشیار نہیں ہوتا تو وہ استاد کا مقابلہ کرتا ہے اس لئے کہ وہ اسے آرام سے روکتا ہے اپنے عزیزوں کی صحبت میں بیٹھنے سے روکتا ہے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے سے روکتا ہے وہ بظاہر سکول میں ہوتا ہے لیکن اس کا دماغ کبھی گلی ڈنڈا کھیل رہا ہوتا ہے۔ کبھی کبڈی کھیل رہا ہوتا ہے۔ کبھی وہ ماں کی گود سے چھلانگ لگا رہا ہوتا ہے اور کبھی وہ ماں باپ سے کوئی چیز مانگ رہا ہوتا ہے۔ استاد گھنٹہ بھر پڑھا کر بیٹھ جاتا ہے لیکن اس کا دماغ اپنی گلی میں ہوتا ہے۔ بے شک

گونگے زبان نہیں سیکھ سکتے

اور بعض پاگل بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ سیکھ نہیں سکتے لیکن عام طور پر پاگل بھی زبان سیکھ جاتے ہیں اپنی ماں کے پاس وہ بھی فیل نہیں ہوتے یہ فرق محض دلچسپی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے ہے۔

ہماری جماعت میں اس ملک کے عام باشندوں کی طرح یہ عادت پائی جاتی ہے کہ وہ

بچّوں سے ناجائز محبّت

کرتے ہیں اور کہتے ہیں ابھی بچّہ ہے بڑا ہوگا تو آپ ہی سیکھ جائے گا۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ وہ خود مذہب کے اس لئے پابند تھے کہ ان کے اندر اس کے لئے رغبت پیدا ہوگئی تھی لیکن بچّہ میں یہ احساس نہیں ہوتا کہ کونسا مذہب سچّا ہے اس کے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی احمدی ہوتا ہے۔ اس کے اندر یہ جذبہ اتنا مضبوط نہیں ہوتا جتنا ایک خود بیعت کرنے والے کے اندر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت ناقص ہوتی جاتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت حسن رضؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ انہیں ترکاری پسند آئی تو پلیٹ میں ہاتھ مارا تا اس کے ٹکڑے تلاش کرکے کھائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کل بیمینک ومما یلیک کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے سامنے ہے۔ یہ

تہذیب کا سبق

ہے جو آپؐ نے بچّہ کو سکھایا کہ کہاں سے کھانا ہے اور کس طرح کھانا ہے۔ لیکن آجکل کی ماؤں کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا اور بجائے سمجھانے کے انہیں پیار کرنے لگ جاتی ہیں۔ ایک دفعہ صدقات کی کھجوریں آئیں تو حضرت حسن رضؓ نے ڈھیر میں سے ایک کھجور لی اور مُنہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا نہیں نہیں یہ کھجوریں صدقہ کی ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت حسن رضؓ کے مُنہ میں اُنگلی ڈال کر وہ کھجور نکال لی۔ لیکن آجکل کی مائیں ایسے موقعہ پر کہہ دیتی ہیں کہ بچّہ بے چارہ کم سمجھ ہے بلکہ اگر وہ رو پڑے تو خود اسے کہیں گی کہ اچھا کھالے کھالے۔

پس بچّوں کی تربیت نہایت اہم چیز ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ربوہ پر جہاں بہت سی ذمہ داریاں ہیں وہاں بچّوں کی تربیت کے متعلق بھی اس پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ

بچّوں کی تربیت

کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ قادیان میں بھی یہ نقص تھا۔ اور مَیں نے اس کو دُور کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہاں یہ نقص زیادہ نہیں تھا۔ یہاں تو یہ حالت ہے کہ والدین اپنے بچّوں کو خلافت کی اہمیت بھی نہیں بتاتے۔ چنانچہ بعض بچّے جب میرے پاس آتے ہیں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ وہ السلام علیکم کہنے کی بجائے اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں کہ باباجی سلام۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں کہ ان کا خلیفۂ وقت کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور اسے کن الفاظ میں مخاطب کرنا چاہیئے۔ اگر والدین نے انہیں

خلافت کے مقام کی اہمیّت

بتائی ہوتی تو وہ آدابِ اسلامی سے اس قدر بیگانہ نہ ہوتے۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ ماں باپ کا ہی قصور ہے کہ انہیں یہ بتایا ہی نہیں گیا کہ خلیفہ کا رشتہ ماں باپ اور استاد کے رشتہ سے بھی زیادہ اہم ہے اور ان کا فرض ہے کہ اسے ان سب سے زیادہ عزّت کا مقام دیں۔ اسی طرح ابھی ایک بچّہ لاہور سے آیا ہے اس کی عمر سات آٹھ سال کی ہے۔ اس سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا کہ اسے اتنا بھی والدین نے نہیں سمجھایا کہ اس کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو اس نے کہا مجھے پتہ نہیں۔ گویا

والدین کی غفلت

کی وجہ سے جماعت کی آئندہ نسل تباہ ہو رہی ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بے وقوف اور جاہل ماؤں کے قدموں میں بھی جنّت ہے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر مائیں اپنے بچّوں کی صحیح تربیت کریں اور انہیں اسلامی اخلاق سکھائیں تو وہ انہیں جنّتی زندگی کا وارث بنا سکتی ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے بچّوں پر مناسب دباؤ نہیں ڈالتیں۔ وہ ان کی تربیت نہیں کرتیں۔ تو ان کی اگلی نسل جنّت سے دُور ہو جائے گی۔ گویا بچّوں کو جنّت یا دوزخ میں ڈالنا ماں باپ کے اختیار میں ہے۔ پس

ماؤں کا فرض ہے

کہ وہ اپنے بچّوں کو خدا تعالےٰ کے احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے باخبر رکھتیں۔ صحابہ کی فضیلت ان پر واضح کریں۔ بزرگوں کا تذکرہ ان کے سامنے کرتی رہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھیں تو کہانیوں کے ذریعہ خدا اور رسول کی باتیں ان کے ذہن نشین کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ بیٹھ جاؤ مَیں تمہیں کہانی سُناتا ہوں۔ وہ کہانی کیا ہوتی تھی۔ یہی بزرگوں کے واقعات ہوتے تھے جن کا نام کہانی رکھ لیا جاتا تھا اور ہم دلچسپی سے اسے سُنتے تھے بلکہ بعض دفعہ ہم پیچھے پڑ جاتے تھے کہ ابھی کہانی پوری نہیں ہوئی۔ غرض اس طرح بھی دینی باتیں سکھائی جا سکتی ہیں۔ اگر بچّوں کو یہ کہا جائے کہ آؤ تمہیں نماز سکھائیں تو وہ اسے سبق سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اگر یوں کہا جائے کہ ایک بزرگ تھے۔ وہ نبیوں کے سردار تھے۔ وہ خدا تعالےٰ کی بڑی عبادت کیا کرتے تھے اور پھر بتایا جائے کہ وہ یوں عبادت کرتے تھے تو اس طرح بچّوں کو ساری نماز یاد ہو جائے گی اور پھر وہ اسے کہانی ہی سمجھیں گے اسی طرح تاریخِ اسلامی۔ آداب اور اخلاق وغیرہ بچّوں کو سکھائے جائیں۔ اسی لئے مَیں نے کتابوں کا ایک کورس مقرر کیا تھا اور جماعت کے علماء کو توجہ دلائی تھی کہ وہ

بچّوں کے لئے تربیتی مسائل

پر مختلف کتب لکھیں۔ اس وقت سات آٹھ پروفیسر جامعۃ المبشرین میں ہیں۔ چار پانچ جامعہ احمدیہ میں ہیں۔ یہ گیارہ آدمی اگر ہر چھ ماہ میں ایک کتاب بھی لکھتے تو اڑھائی سال میں پچپن کتابیں لکھ دیتے۔ ہائی سکول میں ۳۰ کے قریب استاد ہیں۔ کالج میں بیس پروفیسر یا لیکچرار ہیں۔ ساٹھ کے قریب مرآن یا گویا ۱۱۰ یہ ہیں۔ اگر یہ لوگ ایک ایک کتاب فی سال بھی لکھتے تو تین سال میں ۳۳۰ کتابیں لکھ دیتے۔ بچّوں کے لئے کتابیں لکھنا کونسی مشکل بات ہے لیکن یہ لوگ یہ تو کوشش کرتے ہیں کہ یونیورسٹی انہیں پرچے دیکھنے کے لئے بھیج دے اور انہیں کچھ پیسے

مل جائیں لیکن اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ وہ

علمی اور اخلاقی اور تربیتی

کتابیں لکھیں حالانکہ ہم نے بھی ان کے معاوضہ میں ایک رقم مقرر کی ہوئی ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ ہمارے اساتذہ اور علماء کی ذہنیت گری ہوئی ہے۔ تحریک جدید میں بھی یہی ہوا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری اگلی نسل

پہلوں سے بڑھ کر چندہ دیتی

لیکن اُن کا چندہ دفتر اوّل کے چندہ سے آدھا بھی نہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ان میں خدمتِ دین کی رغبت ہی نہیں رہی۔ مجھے یاد ہے جن دنوں میں نے شروع میں تحریک کی تو اس وقت جماعت کے لڑکے کالجوں میں بہت تھوڑے تھے لیکن پھر بھی احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کے وعدے ایک ہزار سے زیادہ کے تھے۔ اب کالج میں کئی سو طلباء ہیں لیکن ان کے وعدے ایک ہزار روپے کے بھی نہیں۔ اسی طرح سکول کے وعدے بھی بہت زیادہ ہوا کرتے تھے۔

یاد رکھو

تمام کام تربیت سے ہوتے ہیں۔ جب تک ہر مرد اور عورت یہ نہ سمجھ لے کہ جس دن بچہ پیدا ہو اسی دن سے ہم نے اس کی تربیت کرنی ہے اس وقت تک ہماری آئندہ نسلیں ترقی نہیں کر سکتیں۔ اس حکمت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو تم اس کے کان میں اذان کہو۔ گویا وہ وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ بچے کے کان میں دوسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے تیسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے اور تم اس کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہو تو تم کامیاب ہو گئے لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم اپنی آئندہ نسل کو تباہ کرتے ہو۔ اور درحقیقت ہماری

آئندہ نسل کی تربیت

اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کمزور ہو رہی ہے۔ ان میں قومی کام کرنے کی رغبت کم ہے۔ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ نہیں دیتے اور اشاعتِ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی طرف انہیں توجہ نہیں حالانکہ ایک ایک مومن دنیا میں بہت بڑا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ ہندوستان میں آئے اور ان کی وجہ سے تمام ہندوستان میں اسلام پھیل گیا۔ اگر دوسرے مسلمان بھی خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ والا جوش رکھتے تو شاید تاریخ میں یہ لکھا ہوتا ہوتا کہ ہندوستان میں ایک قدیم مذہب ہوا کرتا تھا جسے ہندو کہتے تھے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی ایسا ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلوں میں

حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ

والا جوش اور ایمان پیدا ہو جائے تو ہر طرف احمدی ہی احمدی دکھائی دیں گے۔ لیکن اگر تمہاری زندگی مردار پن میں گزر رہی ہے تو یہ صورت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم میں یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا کہ تم اپنے ماں باپ کی وجہ سے احمدی نہیں ہوئے۔ تم اپنے بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے احمدی نہیں ہوئے بلکہ تم اس لئے احمدی ہوئے ہو کہ تم نے خود احمدیت میں خدا تعالےٰ کا

نور دیکھا ہے

تو تم ویسے ہی ہو جیسے پانی کی ایک دھار نکلتی ہے تو وہ آخر تک دھار ہی رہتی ہے۔ حالانکہ جب تک وہ دھار نالہ نہیں بنتی اور نالہ سے دریا نہیں بنتا اور دریا سے سمندر نہیں بنتا اس وقت تک کبھی دنیا میں

صحیح رنگ

میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی +

(الفضل ۱۰ ر مئی ۱۹۶۱ء)

ربوہ کے شہریوں سے

۲۵ ر نومبر تا ۲ ر دسمبر ۱۹۶۶ء ایک ہفتہ کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مشترکہ پروگرام کے تحت مکھی مار مہم شروع کی جا رہی ہے جسے کامیاب بنانے کے لئے اہالیانِ ربوہ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے لہٰذا آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ

۱۔ اپنے گھروں۔ دکانوں۔ دفتروں اور ان کے گرد و پیش کو غلاظت سے پاک رکھیئے۔

۲۔ پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے وغیرہ پھینکنے کے لئے گھروں میں ٹین رکھیئے اور انہیں روزانہ باقاعدگی سے صاف کرائیے۔

۳۔ بیت الخلاء کے پاس ایک برتن میں مٹی یا راکھ رکھ چھوڑیئے اور رفع حاجت کے فوراً بعد غلاظت کو راکھ یا مٹی سے ڈھانپ دیجئے اور یہی عادت اپنے بچوں میں بھی ڈالئے۔

۴۔ اپنے مکان کے قرب و جوار میں نہ خود غلاظت پھینکئے اور نہ کسی اور کو پھینکنے دیجئے اگر کوئی خاکروب آپ کے مکان کے پاس گندگی پھینکتا ہوا پایا جائے تو فوراً اس کی رپورٹ دفتر کمیٹی میں کیجئے۔

۵۔ اگر ممکن ہو تو ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ اپنے گھر کا فرش فینائل ملے پانی سے دھونے کا اہتمام کیجئے۔ اور بیت الخلاء میں دن میں ایک مرتبہ فینائل ضرور چھڑکائیے۔

۶۔ اشیائے خورد و نوش کو ہمیشہ ڈھانپ کر رکھیئے۔

۷۔ مکھی مار مہم کے تحت تقسیم ہونے والی دوائی کے صحیح استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔

۸۔ اپنے گھر اور ماحول کی صفائی میں "اپنی مدد آپ" کے اصول کو اپنائیے۔

ہیلتھ آفیسر و سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ وقتاً فوقتاً گھروں۔ دکانوں اور گلیوں وغیرہ کی صفائی کا معائنہ کرتے رہیں گے اور ہدایات مندرجہ بالا کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

نتیجہ فاضل عربی جامعہ احمدیہ ربوہ

امسال جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے سات طلباء نے سیکنڈری بورڈ کے فاضل عربی کے امتحان میں شرکت کی تھی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے عطاء المجیب راشد ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب اس امتحان میں بورڈ میں اوّل آئے ہیں۔ اسی طرح بورڈ میں دوم اور سوم آنے والے بھی جامعہ کے طالب علم ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک نتیجہ درج ذیل ہے :-

نام	رولنمبر	نمبر حاصل کردہ	پوزیشن
۱۔ عطاء المجیب راشد	۳۰۴	۴۱۴	اوّل
۲۔ لئیق احمد طاہر	۲۲۵	۴۱۴	دوم
۳۔ بشیر احمد اختر	۹۸	۴۰۴	سوم
۴۔ عطاء الکریم	۱۰۱	۳۴۱	سیکنڈ ڈویژن
۵۔ نصر اللہ خاں ناصر	۹۹	۳۶۱	فرسٹ ڈویژن
۶۔ تربیشی مبارک احمد	۹۷	۲۹۷	تھرڈ ڈویژن
۷۔ عزیز محمد اطہر		ابھی نتیجہ نہیں نکلا	

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

محترم نیک محمد خانصاحب غزنوی مرحوم کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب مدظلہ ربوہ

یوں تو ہر فرد بشر نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ جس کے بعد اسے اُخروی زندگی سے واسطہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن نیک محمد خانصاحب غزنوی کی مفارقت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب کہ کئی ہستیاں مثلاً حضرت قاضی اکمل رضی اللہ عنہ صاحب حضرت مولانا شمس صاحب حضرت ڈاکٹر گوہر الدین صاحب حضرت چوہدری محمد شریف صاحبؓ محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب راجپا مرحوم یکے بعد دیگرے تھوڑے عرصہ میں داغ مفارقت دے چکی ہیں۔

فوت ہو جانے والی بزرگ ہستیاں اپنی برکات سمیت دنیا سے مفقود ہو جاتی ہیں اور اپنے حلقہ احباب کو سوگوار چھوڑ جاتی ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ہوشیار اور بیدار ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ ایسے صدموں سے سبق حاصل کرتے ہیں وہ نیکوں کی نیکیوں کے وارث بن جانے کی کوشش کرتے ہیں اور فائز المرام ہو جاتے ہیں۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے نے آگھیرا اور بیوی کے بانجھ ہو جانے کی حالت میں اولاد سے مایوس ہوئی اور پھر لواحقین میں کوئی روحانی وارث بھی نظر نہ آیا تو انہوں نے خداتعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر عرض کی وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امراتی عاقرا فہب لی من لدنک ولیا ٥ یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا ٥

یعنی میں اپنے متعلقین سے خائف ہوں کہ ان میں کوئی روحانیت نہیں ہے) دوسرا خوف یہ ہے کہ میری بیوی بانجھ ہے (میرے اولاد ہونے کا امکان نہیں ہے) پس تو اپنی موہبت سے کوئی والی عطا فرما جو میری اور آل یعقوب کی روحانیت کا وارث ہو اور اُسے میرے رب اسے پسندیدہ وجود بنا دے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اگر نیکوں کی روحانیت کے وارث پیدا نہ ہوں تو جماعت کے لئے یہ سخت خطرے کا مقام ہوتا ہے جماعت کو اس وقت خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا رحم مانگنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسے فتنوں سے بچائے اور ان میں نیک روحیں زیادہ پیدا ہوں۔ جو رخصت ہونے والے بزرگوں کی جانشین بننے کی اہل ہوں۔

نیک محمد خاں صاحب غزنوی حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق خادم تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور رضی اللہ عنہ کو انعام کے رنگ میں عطا ہوتے تھے۔ صفاتی لحاظ سے نیک محمد خاں صاحب کا شمار طیور میں ہوتا ہے جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کے لشکر کے لئے تین اقسام کے وجود عطا ہوئے۔ جیسا قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فہم یوزعون۔

یعنی (کسی وقت کسی ملک پر چڑھائی وغیرہ کے وقت) حضرت سلیمان کے لئے جن و انس اور طیر قسم کے لشکر جمع کئے گئے اسی طرح کی عطا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خداتعالیٰ کی طرف سے ہوتی تھی۔ یعنی آپ کو ذی وجاہت احباب بھی عطا ہوئے حضور کو اس قسم کے احباب بھی ملے۔ جو عالم دین تھے۔ انہوں نے حضور کی معیت اور تائید میں انتھک علمی خدمات انجام دیں جیسے حضرت قاضی اکمل صاحب حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ حضرت مولوی شمس صاحب اور محترم شیخ عبد القادر صاحبؓ تیسری قسم عطا طیور کا ملنا تھی یہ وجود بھی حضور کو عطا ہوتے۔ ان میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور نیک محمد خاں صاحب غزنوی مرحوم شامل ہیں۔

مکرم نیک محمد خاں صاحب نے سالہا سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی والہانہ طور پر خدمت انجام دی چونکہ اس عاجز کو بھی ۱۹۱۸ء سے شرف خادمیت محمود رضی اللہ عنہ حاصل ہو گیا تھا بدیں وجہ مجھے محترم نیک محمد خاں صاحب مرحوم کی خدمت کے کارنامے دیکھنے کا اکثر موقعہ ملتا رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے آپ کو طیور کے گروہ میں شمار کیا ہے۔ سو آپ ہمیشہ طیور کی سی سبک رفتاری کے ساتھ کام انجام دیتے تھے میلوں میل دوڑ کر حضور کی ڈاک مطلوبہ جگہ پہ پہنچانا آپ کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔

۱۹۲۱ء میں حضور نے کشمیر کا سفر کیا تھا۔ حضور کی معیت میں علاوہ اہل بیت کے جملہ صاحبزادے اور صاحبزادیاں بھی تھیں۔ نیز حضرت ام المومنین اور حضرت اماں جی (اہل بیت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) مع ان بچوں کے بھی شامل تھے۔ حضورؓ نے سفر کے آخری حصہ میں احمدیوں کے ڈار خاندان کے گاؤں ناسنور میں قریباً ایک ماہ قیام فرمایا تھا۔ جہاں سے جھیل کوثر ناگ وغیرہ کی سیر بھی کی تھی ان ایام میں حضرت ام ناصر احمد سخت بیمار ہو گئیں۔ لگاتار تیز بخار کی وجہ سے ٹائیفائڈ کا شبہ پیدا ہو گیا۔ جس کے لئے ہمیں کلورین مکسچر کی ضرورت پیش آ گئی۔ اس مکسچر کے اجزاء شہر سری نگر سے جو وہاں سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر تھا مل سکتے تھے۔ جس کے لئے حضور نے نیک محمد خاں صاحب مرحوم کو بھیجا جانا تجویز کیا۔ چنانچہ مرحوم نے گھوڑے کی پیٹھ پہ سفر کرتے ہوتے ۲۴ گھنٹہ کے اندر سری نگر سے دوائی لا حاضر کیں مکسچر خداتعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوا اور حضرت ام ناصرؓ کا بخار ٹوٹ گیا۔

اس مثال سے نیک محمد خاں صاحب مرحوم کی خدمات محمود کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور انہیں جنت میں بلند مقام نصیب کرے۔ ایسے لوگوں کا رب ملنا مشکل ہے۔ جو جان نثاری کے ساتھ کام کریں۔ یہ عطا سلیمان صفت حضرت محمود رضی اللہ عنہ سے بطور خاص منفرد تھی۔ جہاں وہ خود داغ مفارقت دے گئے وہاں انکے خاص خدام بھی اب جلد جلد رخصت ہوتے ہیں۔

کارکنان صدر انجمن کیلئے دینی نصاب

بابت سال ۶۷-۱۹۶۶ء

مندرجہ عنوان کے ماتحت کارکنان صدر انجمن احمدیہ کیلئے دینی نصاب الفضل ۱۳ر نومبر نیز ۱۹ر نومبر شائع ہو چکا ہے۔ کارکنان صدر انجمن مہربانی کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیں مارچ ۱۹۶۷ء کے پہلے ہفتہ میں امتحان لیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور احباب جماعت کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء میں فرما دیا تھا۔ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے حضور نے معین وعدے لئے تھے۔ گذارش ہے کہ ہر جماعت اپنے اسم وار تفصیلی وعدوں کی پہلی قسط فوراً مرکز میں بھجوا دے۔ اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ جب فہرست مکمل ہو گی تو بھجوائی جائے گی۔ پہلی قسط کے بعد دوسری اور تیسری قسط تیار ہونے پر ارسال فرما دی جائے۔ امید ہے عہدیداران جماعت اس پر عمل کر کے عند اللہ ماجور ہونگے

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدیداران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے

(ناظر بیت المال)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں

بعض جماعتوں کی قابل قدر مساعی

وعدہ جات کی مہم کا جائزہ لینے کے لئے خاکسار نے متعدد جماعتوں کا جائزہ لیا ہے۔ ذیل میں متعلقہ جماعتوں کی قابل قدر مساعی کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے

۱۔ ملتان۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ملتان ڈاکٹر عبد الکریم کی رہنمائی میں مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید وعدوں کو دس ہزار روپیہ تک پہنچانے میں کوشاں ہیں۔

۲۔ علی پور گھلواں۔ قریباً ساڑھے پانصد روپیہ کے وعدے گذشتہ سال میں تھے۔ اس جماعت کے مکرم ماسٹر عبد العزیز صاحب امیر جماعت اور سیکرٹری صاحب ماسٹر بشیر احمد صاحب۔ امسال وعدوں کو ایکہزار روپیہ تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں

۳۔ مظفر گڑھ۔ گذشتہ سال کے وعدے ۔/۱۰۰۰ روپیہ کے تھے۔ کم از کم دو صد روپیہ اضافہ کا ذمہ اس جماعت نے لیا تھا۔ مکرم غلام احمد صاحب نے اس اضافہ کو پریذیڈنٹ جماعت مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب کے ذمہ نصف کے قریب ڈال دیا ہے۔

۴۔ اوکاڑہ۔ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سیکرٹری تحریک جدید مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ یہاں وعدوں کو ۲۹۰۰ روپے سے ۳۲۰۰ روپے تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۵۔ لاہور۔ مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ جات کے عہدیداران کے تعاون سے پینتالیس ہزار روپیہ سے وعدوں کو پچاس ہزار روپیہ تک پہنچانے میں کوشاں ہیں۔

۶۔ شیخوپورہ۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب ۔/۷۰۰۰ کے وعدوں کو ۸۰۰۰ روپیہ تک پہنچانے میں کوشاں ہیں۔ امیر جماعت چوہدری محمد انور حسین خاں صاحب نے نہ صرف شہر بلکہ ضلع بھر میں وعدوں کی مہم تیز کرنے کے لئے اپنے ضلع وار نظام کی میٹنگ بتاریخ ۱۳/۱۱/۶۶ میں خاکسار کو مدعو کیا۔ چنانچہ اس علاقہ میں تحریک جدید کی اقل ترین ضرورت واضح کر کے وعدوں کو بڑھانے کی تلقین کی گئی۔

۷۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم ملک محمد یوسف صاحب مناسب اضافہ کے لئے کوشاں ہیں۔

۸۔ سیالکوٹ شہر۔ مکرم سید امجد علی صاحب امیر جماعت اور مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب نمایاں اضافہ کی مہم چلا رہے ہیں۔

۹۔ حافظ آباد۔ مکرم ملک برکت علی صاحب امیر جماعت اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید اگرچہ جماعت سے وعدے حاصل کر چکے ہیں لیکن اس کوشش میں کہ کم از کم وعدے صدر انجمن کے چندوں کے ایک تہائی تک پہنچ جائیں وعدوں پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناقابلِ فراموش واقعات اور لاجواب دلائل کا مجموعہ

برہانِ ہدایت

کے نام سے ایک نئی کتاب عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے علماء کرام اور مشاہیر مبلغین عظام کے علمی کارنامے جو انہوں نے ہر میدان مقابلہ میں سرانجام دے کر ہر مخالف کو حجت اور برہان کی رو سے مغلوب کیا یہ دلچسپ اور مدلل واقعات کا تاریخی مجموعہ اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے زیر تبلیغ احباب کے لئے ابھی سے ریزرو کروالیں تین صد صفحات اور متعدد فوٹو بلاک پر مشتمل ہوگا

المعلن عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل مؤلف بشارات رحمانیہ وغیرہ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخاں

پہرہ دار مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ کے لنگروں کی حفاظت کے لئے جلسہ کے ایام کے لئے تین پہرہ داروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ یکم جنوری ۶۷ء تک افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں بھیجدیں۔

ڈیوٹی ۲۴ گھنٹہ کی ہوگی۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ کیا جائے گا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

احباب سے ضروری گذارش

اخبار الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں دی

احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں اس طرح کسی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

تشحیذ الاذہان کے خریداران کے متعلق اعلان

ہمارے تشحیذ الاذہان کے خریداران دوستوں کی طرف سے اطلاع آ رہی ہے کہ ان کو ماہ اکتوبر کا رسالہ تاحال نہیں ملا۔ ماہ اکتوبر ۱۹۶۶ء کا رسالہ ۲۵۔ اکتوبر کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا تھا۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے سالانہ اجتماع پر حاصل کر لیا تھا۔

جن دوستوں کو تاحال رسالہ نہ ملا ہو وہ اعلان کے پڑھتے ہی اطلاع دے کر رسالہ منگوا لیں۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گمشدہ کپڑے

ایک ریشمی جوڑا مورخہ ۲۰ نومبر کو سوا چھ بجے شام ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر کہیں گر گیا ہے اگر کسی بہن یا بھائی کو ملا ہو تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(محمد رمضان محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳/۷۵ نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز
پرانا اڈہ چنیوٹ

فردوس بوہاؤس
غلہ منڈی ربوہ

آپ کی خدمت کرنے میں راحت محسوس کرے گا،

اعلان

احباب کی سہولت کے لئے میں نے غلہ منڈی بازار ربوہ میں اپنے کلینک کی ایک برانچ قائم کر دی ہے
احباب صبح کے وقت ۸ بجے تا ½۹ بجے اور شام ۳ تا ½۴ بجے تک طبی مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بقیہ اوقات میں بدستور گولبازار کی طرف رجوع فرمائیں۔

ڈاکٹر بشیر احمد گولبازار ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینیجر)

ہر قسم کرا کینوس دفا ئبر کے ٹرنک، سوٹ کیس، اٹاچی کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ بریف کیس، دیگر سفر کی ضروریات کا سامان، اور جہیز میں دینے کے لئے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لاویں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱ - انارکلی - لاہور،

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

ضرورت نہیں

مدینہ کلاتھ ہاؤس فرسٹ مارکیٹ گولبازار ربوہ سے اونی، سوتی، ریشمی کپڑا اور ساڑھیاں، خنیل کے سوٹ اور جہیز میں ہر کلاتھ خریدفرمائیں۔ لائل پور جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری دکان سے اسی ریٹ پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکتا ہے
دیانتداری ہماری نصب العین ہے۔ پروپرائٹر۔
محمد افضل خواجہ عبد المومن گولبازار۔ ربوہ

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے خاص سہولت
ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے سائبان و قناتیں تیار کر لئے ہیں
کرایہ پر حاصل فرمائیں۔

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

حیوانات کی دوائیں

اکسیر اپھارہ، اکسیر منہ کھر ۷۵ پیسے فی پیکٹ
اکسیر کنار ۱/۵۰ فی پیکٹ اکسیر گل گھوٹو ۱/۵۰ فی کورس
حبکی گائے بھینس کا دودھ بہ ہمراہ واپس لانے کے لئے ۳/- فی کورس

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

ایک خط!

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو و انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی نسل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں،

باکمال سٹاف لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

(مینیجر)

درخواست دعا

عاجز کا لڑکا عزیز ثناء اللہ جو نویں جماعت کا طالب علم ہے ایک زہریلے بخار سے بیمار ہے بیماری میں پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ۱۵/۱۶ دن سے اسے نیند نہیں آرہی۔
احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو مکمل صحت یابی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار محمد عبد اللہ باجوہ
سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ

"میرے لڑکے عزیزم نصیر احمد خان بی اے کا ہرنیا کا اپریشن (۱۸.۱۲.۶۶) ہسپتال ایبٹ آباد میں ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی اور بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
شیخ عبد العظیم خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ زنبورگلی نتھیا گلی

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی ہمدرد کا دعویٰ ہے مگر لوگ لکھتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم جیسی سالگرہ سے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے، چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ تھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ سیاہ مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں ۱۰ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں پھر سید حکیم صاحب السندی تحریر فرماتے ہیں۔ ہم ششیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا تقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو نگر دن کو تقویت اور سرخی کا انسداد کرتا ہے۔ زخم خارش، دھند، گہرا، نزلہ، ڈھلکی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے، ۸۰ سال کے دوران میں سرٹیفکیٹ انگریز صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے اپنی نوعیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت بھی مناسب ہے ۸۰ سال پہلے حضور کی آنکھ دکھتی تو بانچ روپے فی تولہ خرید کر لے جاتے ہیں۔۔۔ صاحب سا لکھنو گوجرانوالہ شیخوپورہ شہر وغیرہ آرڈر دینے بھیجیں
المشتہر :- مرزا محمد اشرف بیگ ایڈیٹر تریاق چشم حیوانی مصنف نوسیول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ۔

ہمدرد نسوال (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس ۲۰ روپے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

حضرت مصلح موعود فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود احمدی مستورات کے لئے سراپا رحمت تھا۔ سراپا شفقت تھا۔ آپؓ نے جو احسانات عورتوں پر کئے وہ قیامت تک نہیں بھلائے جا سکتے۔ احمدی خواتین کی موجودہ ترقی کا سہرا صرف آپؓ کے سر پر ہی ہے۔ آپؓ نے عورتوں کو منظم کیا۔ ان میں کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے اور قومی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے لئے لجنہ اماء اللہ جیسی تنظیم کی جس کی ابتدا بارہ ممبرات سے ہوئی۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی شاخیں سب دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ آپؓ نے عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ فرمائی۔ ان کے لئے سکول اور کالج جاری فرمائے۔ عورتوں کی تربیت کی نگرانی بذاتِ خود فرمائی۔ جہاں کمزوری دیکھی دور کرنے کی کوشش فرمائی۔ جہاں خوبی نظر آئی عورتوں کی دلداری کی خاطر ان کو ابھارنے کی خاطر ان کی تعریفیں کیں۔ ان کے حقوق دلوائے ساری جماعت سے جلسہ پر عہد لیا کہ عورتوں کو ورثہ ضرور دینا ہے۔ غرضیکہ آپؓ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ان کی تعلیم کے لئے ان کی تربیت کے لئے ان کی عزت قائم کرنے کے لئے ان میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ لڑائی کرتے رہے [redacted] ۔

آج وہ محسن جماعت، محسن نسواں، محسن انسانیت ہم میں موجود نہیں۔ اشاعتِ اسلام کی جو تدابیر آپؓ نے اختیار کی تھیں، جو سکیمیں آپؓ نے بنائی تھیں ان کو فروغ دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کا قیام فرمایا۔ جس کا ابتدائی سرمایہ کم از کم ۲۵ لاکھ روپے ہوگا۔ تا آپ کے جاری کردہ کاموں کو پہلے سے بھی زیادہ بہتر صورت میں جاری رکھا جائے اور ان کو ترقی دی جائے۔ یہ سکیم تین سال کے لئے ہے۔ تین سال کے عرصہ میں جماعت نے کم از کم ۲۵ لاکھ روپے جمع کرنے ہیں اس چندہ کے جمع کرنے کی ذمہ داری صرف مردوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ عورتوں پر مردوں سے بھی زیادہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے جن کی بہبودی اور ترقی کے لئے آپؓ نے اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خرچ کر دیں۔

پس میری بہنو اٹھو! اپنے اخراجات میں کمی کرو۔ سادگی اختیار کرو غیر ضروری اخراجات سے مجتنب رہتے ہوئے "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے محبوب محسنؓ سے محبت کا ثبوت دو۔ وہ محبوب آقاؓ جس نے آپ کی خاطر اپنی جان گھلا دی جس نے آپ کی تعلیم تربیت اور ترقی کے لئے اپنی صحت کی پرواہ نہیں کی۔ آپ اس زندہ قوم کی خواتین ہیں جنہوں نے اپنے چندوں سے یورپ میں دو مسجدیں تعمیر کرائی ہیں اور تیسری کی تعمیر ہو رہی ہے۔ آپ نے ہمیشہ ہی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا اور اسلام کی ترقی کے لئے جو کچھ آپ سے مانگا گیا پیش کر دیا۔ اب بھی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں۔ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا ثبوت دیں اور "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" میں دل کھول کر حصہ لیں۔

لجنات اماء اللہ کی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو تمام احمدی مستورات تک پہنچائیں اور ان سے وعدہ جات حاصل کر کے اور رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرماوے کہ ہم اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی جان مال عزت اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قابل تقلید نمونہ

عزیزہ منور سلطانہ بنت خواجہ عبدالرحمن صاحب آف گوجر خان متعلمہ ایم اے عربی تعلیم الاسلام کالج نے مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے ایک صد روپے کی جانب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور عطیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ اور خصوصاً پرانے طلبہ کے لئے یہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ جن احباب و پرانے طلبہ نے وعدہ جات کئے ہوئے ہیں وہ مہربانی کر کے موعودہ رقوم جلد از جلد بنام پرنسپل بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں یا براہ راست کھاتہ نمبر ۲۶۵-۱۰۶/۴۰۶۳ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈینٹل سرجن کوئٹہ عرصہ سے بوجہ فالج صاحب فراش ہیں۔ ہاتھ پاؤں بالکل حرکت نہیں کرتے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ نذیر احمد فیض
دارالرحمت شرقی ربوہ)

کرکٹ کے ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول نے امسال بھی چیمپئن شپ جیت لی

فائنل میں ٹیم کی طرف سے بیٹنگ اور باؤلنگ کا شاندار مظاہرہ

ربوہ ـــــ احباب کو یہ پڑھ کر خوشی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی کرکٹ ٹیم نے اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے امسال پھر ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں چیمپئن شپ جیت لی ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم دو ٹیموں یعنی اسلامیہ ہائی سکول جھنگ اور گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ کو شکست فاش دے کر فائنل میں آ گئی تھی۔ ادھر سے اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کی ٹیم بھی دو ٹیموں شورکوٹ اور اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کو شکست دے کر فائنل میں پہنچ گئی تھی فائنل میچ میں پہلے بیٹنگ ہماری ٹیم نے شروع کی۔ ہمارا اگلی سکور ۱۲۹ تھا۔ اور مخالف ٹیم کا ۹۶ تھا۔ ہماری طرف سے بشیر احمد قریشی نے شاندار بیٹنگ کر کے ۴۸ سکور کیا اور سکول کے سکور کی نازک حالت کو سنبھال لیا۔ ہماری ٹیم کی طرف سے مبارک احمد (۲۱) بشیر احمد قریشی (۴۸) داؤد احمد (۲) اور طاہر حامد فاروقی (۲۰) نے زبردست بیٹنگ کر کے کھیل میں جان پیدا کر دی۔ ہماری طرف سے امتیاز احمد نے شاندار باؤلنگ کی اور سات وکٹیں حاصل کیں۔

دوسری اننگ میں بشیر الدین شمس نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور ۶۳ رنز بنا کر خوب داد وصول کی۔ مجموعی طور پر دوسری اننگ میں ہماری ٹیم کی طرف سے بشیر الدین شمس نے (۶۳) داؤد احمد نے (۱۸) اور امتیاز احمد نے ۱۹ رنز بنائیں اور شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ مخالف ٹیم

۴۴۔ ٹیم کی طرف سے شہباز احمد نے اور گل حفیظ نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ہماری طرف سے مبارک احمد نے تباہ کن باؤلنگ کرتے ہوئے چھ وکٹیں حاصل کیں۔ ہماری ٹیم نے بہترین اخلاق کا نمونہ پیش کیا۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اسی طرح ہماری ٹیم کو ڈویژنل ٹورنامنٹ میں آئندہ بھی کامیابی عطا فرماتا رہے۔ اللھم آمین۔ (اقبال سعید کرکٹ انچارج)

تعلیم الاسلام کالج میں مباحثہ!

ربوہ ـــــ گذشتہ روز سٹوڈنٹس یونین ٹی آئی کالج کے زیر اہتمام مباحثہ منعقد ہوا۔ موضوع یہ تھا "خواہشات کی تکمیل زندگی کی موت ہے"

اس مباحثہ میں اردو میں اوّل انعام محمد نواز (سیکرٹری یونین) دوم مرزا فرید احمد۔ سوم مبارک سیف نے حاصل کیا۔ انگلش میں دوم طاہر عارف اور سوم نعیم عثمان قرار پائے۔ پروفیسر ناصر احمد پروازی اور پروفیسر فضل احمد صاحب نے مصنفین کے فرائض انجام دیے۔

(سیکرٹری یونین)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴